

ایران کو اپنا دفاع کرنے کا حق حاصل ہے

اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 51 کے مطابق، ہر قوم کو مسلح حملے کے مقابلے میں "انفرادی یا اجتماعی خود دفاعی کا بنیادی حق" حاصل ہے۔ یہ بنیادی قانونی اصول ایران کے اس حق کی تصدیق کرتا ہے کہ وہ حالیہ اسرائیل اور ریاستہائے متحدہ کی جارحانہ کارروائیوں کے جواب میں اپنی خود مختاری اور عوام کی حفاظت کرے۔ اسرائیل کی جانب سے 13 جون 2025 کو ایران پر بلا اشتعال حملہ اور اس کے بعد 21 جون کو امریکی حملہ دونوں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی اجازت کے بغیر کیے گئے۔ اس طرح، یہ اقدامات اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 2(4) کی واضح خلاف ورزی ہیں، جو کسی بھی ریاست کی علاقائی سالمیت یا سیاسی آزادی کے خلاف دھمکی یا طاقت کے استعمال کو سختی سے منع کرتا ہے، جب تک کہ اسے سلامتی کونسل کی منظوری حاصل نہ ہو یا یہ خود دفاعی عمل نہ ہو۔

اسرائیل کی دکھائی گئی جارحیت کے برعکس، ایران نے امن اور استحکام کے لیے مسلسل عزم کا مظاہرہ کیا ہے۔ ہزاروں سال پرانی تہذیب کی حامل قوم کے طور پر، ایران نے دو صدیوں سے زائد عرصے سے کسی دوسرے ملک کے خلاف جنگ شروع نہیں کی۔ یہ جوہری ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے (NPT) کا دستخطی رکن ہے، بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی (IAEA) کے ساتھ فعال تعاون برقرار رکھتا ہے، اور بین الاقوامی قانون کی پاسداری کرتا ہے۔ اس کے باوجود، ایران ایک ایسی شہر پسند ریاست سے مسلسل فوجی اور معاشی دباؤ کا شکار ہے جو عالمی امن اور سلامتی کے لیے حقیقی خطرہ ہے: اسرائیل۔

اسرائیل کی بین الاقوامی قانون کی نافرمانی

مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کی جارحیت کا ریکارڈ وسیع اور اچھی طرح دستاویزی ہے۔ اس نے لبنان، شام اور یمن کے خود مختار علاقوں پر قانونی جواز یا اقوام متحدہ کی منظوری کے بغیر بمباری کی ہے۔ ان کارروائیوں نے پورے خطوں کو غیر مستحکم کیا، انسانی بحرانوں کو جنم دیا، اور بین الاقوامی اصولوں کی خرابی میں براہ راست کردار ادا کیا۔ مزید برآں، اسرائیل کی فلسطینی علاقوں پر طویل قبضہ، بین الاقوامی انسانی قانون کی منظم خلاف ورزیاں، اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کی تعمیل سے انکار اسے مشرق وسطیٰ میں جارح، نہ کہ مظلوم، کے طور پر واضح طور پر شناخت کرتا ہے۔

باربار کی بین الاقوامی مذمت کے باوجود، اسرائیل سلامتی کونسل اور جنرل اسمبلی کی پابند قراردادوں کو نظر انداز کرتا رہتا ہے۔ اس نے جنوری 2024 میں عالمی عدالت انصاف (ICJ) کے احکامات کو مسترد کر دیا کہ وہ غیر قانونی بستیوں کی توسیع روکے، غزہ میں انسانی امداد کی اجازت دے، اور مغربی کنارے میں بستیوں کو ختم کرے۔ تعمیل کے بجائے، اسرائیل نے 2023 اور 2025 میں غزہ پر مکمل ناکہ بندی نافذ کر کے اپنی وحشیانہ مہم کو بڑھایا۔ ان ناکہ بندیوں کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر قحط پڑا۔ جو بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت جنگی جرم ہے۔ اور شہریوں پر دانستہ حملے کیے گئے، جن میں صحافی، اسپتال، اور رہائشی عمارتیں شامل ہیں۔

حالیہ سب سے زیادہ مجرمانہ انکشافات میں سے ایک انسانی امداد کا ہتھیار بنانا ہے۔ اسرائیل کی بنائی گئی نام نہاد “غزہ ہیومنٹیرین فاؤنڈیشن” کو ایک جال کے طور پر بے نقاب کیا گیا ہے جو بے بس شہریوں کو تقسیم کے مراکز کی طرف راغب کرتا تھا تاکہ انہیں گولی مار دی جائے۔ یہ ایک ایسی حکمت عملی ہے جو جنیوا کنونشنز کی خلاف ورزی کرتی ہے اور انسانیت کے خلاف جرائم کے مترادف ہے۔ ہارورڈ یونیورسٹی کے ایک حالیہ مطالعے کا تخمینہ ہے کہ غزہ کے 2.2 ملین باشندوں میں سے 377,000 اب لاپتہ ہیں اور انہیں مردہ تصور کیا جانا چاہیے۔ یہ ضمنی اعداد و شمار نہیں ہیں۔ یہ ایک مسلسل اور دانستہ خاتمے کی مہم کے نتائج ہیں۔

اسرائیل کا جوہری شعبے میں رویہ بھی سنگین تشویش کا باعث ہے۔ یہ دنیا کے چند ممالک میں سے ایک ہے جو NPT پر دستخط اور اس کی توثیق سے انکار کرتا ہے، اس طرح IAEA کے معائنوں سے بچتا ہے۔ اس نے بدنام زمانہ NUMEC معاملے میں امریکہ سے اعلیٰ درجے کا افزودہ یورینیم چوری کر کے خفیہ جوہری ہتھیاروں کا ذخیرہ بنایا۔ مزید برآں، اپنی جوہری صلاحیتوں کو ظاہر کرنے سے انکار کر کے، اسرائیل امریکی قانون کے تحت، خاص طور پر سمینگلٹن ترمیم کے تحت ذمہ داری سے بچتا ہے، جو NPT کے فریم ورک سے باہر جوہری ہتھیار تیار کرنے والے ممالک کو فوجی امداد دینے پر پابندی عائد کرتا ہے۔ بین الاقوامی اصولوں اور ملکی قوانین کی یہ دانستہ خلاف ورزیاں امریکی انتظامیہ کی جانب سے برداشت کی گئیں۔ بلکہ انہیں ممکن بنایا گیا۔

ایران کی پرامن سائنسی اور تکنیکی ترقی کو دبانے کے جوش میں، امریکہ اور اسرائیل دونوں نے IAEA کی مکمل نگرانی میں موجود ایرانی جوہری تنصیبات پر حملے کیے۔ یہ لاپرواہ اقدامات تابکار مادوں کے اخراج کا خطرہ رکھتے ہیں، شہریوں کی جانوں کو خطرے میں ڈالتے ہیں، اور خطے کے ماحولیات کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔ پھر بھی انہیں غلط طور پر “دفاعی” یا “پیشگی” اقدامات کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

نتیجہ: امن کے لیے سب سے بڑا خطرہ اسرائیل

یہ تیزی سے واضح ہو رہا ہے کہ اسرائیل ایک شر پسند ریاست کے طور پر کام کر رہا ہے۔ قانون سے بالاتر، بین الاقوامی جو ابھی سے بالاتر، اور انسانی مصائب کے تئیں لاپرواہ۔ یہ نہ صرف مشرق وسطیٰ بلکہ پوری دنیا میں امن، سلامتی اور استحکام کے لیے سب سے بڑا خطرہ بن چکا ہے۔ یہ منظم طور پر بین الاقوامی نظام کو کمزور کرتا ہے، انسانی حقوق کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتا ہے، اور بغیر کسی سزا کے فوجی اور توسیع پسندانہ ایجنڈے کو آگے بڑھاتا ہے۔

بین الاقوامی برادری اب مزید کنارہ کش نہیں رہ سکتی۔ نسل کشی کے کنونشن اور ”تحفظ کی ذمہ داری“ (R2P) فریم ورک کے تحت، فلسطینی عوام کے دفاع میں عمل کرنے کی اخلاقی اور قانونی ذمہ داری ہے۔ دنیا کو فوری طور پر اسرائیل کے خلاف جامع اقتصادی اور سفارتی پابندیاں عائد کرنی چاہئیں، سخت ہتھیاروں کے انتناع کو نافذ کرنا چاہیے، اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی قرارداد 377 (”امن کے لیے اتحاد“) کے تحت فوجی مداخلت پر غور کرنا چاہیے، جو سلامتی کونسل کے عمل کرنے میں ناکامی کی صورت میں اجتماعی کارروائی کی اجازت دیتی ہے۔

ابہام کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ دنیا کو اسرائیل کو جوابدہ ٹھہرانا چاہیے۔ ایران کا خود دفاعی حق نہ صرف قانونی ہے۔ یہ مسلسل جارحیت کے مقابلے میں ضروری ہے۔ عالمی امن اور انصاف کا تقاضا ہے کہ اسرائیل کے شر پسند رویے کا مقابلہ کیا جائے اور اسے فیصلہ کن بین الاقوامی کارروائی کے ذریعے روکا جائے۔